الدرس السادس عشر
سولھواں درس

معاملته ﷺ مع أهله
آپ ﷺ کا اہل خانہ سے برتاو

اہل خانہ سے معاملے کا تو حال یہ تھا کہ گویا ساری خوبیاں ہی جمع ہو گئیں، انتہائی تواضع سے کام لیتے، گھر والوں کی ضروریات کا خوب خیال رکھتے، عورت کے مقام و حیثیت کو انسان کی جگہ پر رکھ کر دیکھتے خواہ ماں ہو، بیوی ہو یا بیٹی ہو، ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا، کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، اور فرمایا: جس شخص کو والدین یا ان میں سے کوئی ایک مل گیا، اور اُس نے اِن کی خدمت نہیں کی، تو وہ آگ میں گیا، اور اللہ تعالی نے اُسے اور دور دھکا دے دیا۔

- آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کا حال یہ تھا کہ جب آپ کی بیوی کسی برتن سے پیتیں تو آپ بھی اسی جگہ منہ رکھ کر پیتے جہاں انہوں نے منہ رکھا تھا، آپ اکثر فرماتے تھے: تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہترین ہوں"۔

رحمته ﷺ
رحمتوں کی بارش

صفتِ رحمت کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ» جو رحم کرتے ہیں رحمٰن بھی انہیں پر رحم کرتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ [الترمذی ۱۹۲۴ و سنن ابی داود ۴۹۴۱]۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس اخلاق کریمہ میں سے خوب حصہ ملا تھا، سب کے ساتھ برتاو میں آپ کی یہ خوبی نمایاں رہی ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا قریبی رشتہ دار ہو یا عام آدمی۔ آپ کی شفقت و رحمت اس وقت نظر آجاتی تھی جب آپ بچے کے رونے کی آواز سنتے اور نماز کو مختصر کر دیتے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور لمبی نماز پڑھنا چاہتا ہوں بچے کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں مجھے یہ ناپسند ہے کہ بچے کی ماں کوفت کا شکار ہو۔ [بخاری ۷۰۷]۔

- آپ ﷺ اُمت کے بارے میں انتہائی رحیم و شفیق تھے، اور شدید خواہش مند تھے کہ سب کے سب لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو جائیں، ہوا یوں کہ ایک یہودی بچہ بیمار ہو گیا، وہ آپ کی خدمت بھی کیا کرتا تھا آپ اُس کی عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے اُسے کہا کہ مسلمان ہو جا، بچے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے سر کے پاس ہی کھڑا تھا، اُس کے باپ نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو تو بچہ مسلمان ہو گیا، پھر تھوڑی دیر بعد مر گیا، آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکلے: "اللہ کا شکر ہے جس نے اس بچے کو آگ سے بچا لیا"۔ [بخاری ۱۳۵۶]۔